221

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۱۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZLQADIAN

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۷	مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۵۸ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۷۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید سال ششم کا آغاز

۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء تک تمام وعدے پہنچ جانے چاہئیں

قادیان ۲۴ نومبر آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سال ششم کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ یہ اعلان اپنی اہمیت کے لحاظ سے چونکہ اس قابل ہے۔ کہ جلد سے جلد احباب کرام تک پہنچایا جائے۔ اس لئے اس خطبہ کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہئے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی آواز پر جلد سے جلد لبیک کہکر اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت بہم پہنچائیں۔

(ایڈیٹر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میری طبیعت آج اچھی نہیں ہے۔ لیکن چونکہ میں اس بات کا ارادہ کر چکا تھا۔ کہ آج تحریک جدید کے چھٹے سال کے متعلق اعلان کروں گا۔ اس لئے باوجود طبیعت کی خرابی کے یہی فیصلہ کیا۔ کہ آج کے خطبہ میں اس کا اعلان کر دوں۔ اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت کو میں اس حد تک واضح کر چکا ہوں کہ اب کسی لمبی چوڑی تحریک کی ضرورت نہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔ اسکے دین کی محبت ہے۔ اور جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں انہیں کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں۔ وہ اس تحریک کے فوائد اور اس کی ضروریات کو بھی سمجھتے ہیں۔ اس کے ذریعہ ایسا مستقل فنڈ قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جو ہماری موجودہ تبلیغی ضرورتوں کو ایک عرصہ تک پورا کرنے والا ہوگا۔ فی الحال ہماری تعداد لاکھوں تک محدود ہے۔ اس لئے لاکھوں روپیہ ہی ہم تبلیغ پر خرچ کر سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے احمدیت کو تین سو سال کے اندر اندر دنیا میں غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اور اس کے مقابلہ میں دوسری اقوام کی حیثیت بالکل وہی ہوگی۔ جو آج ہندوستان میں ادنیٰ اقوام کی ہے۔ مگر یہ کامیابی جادو کے ذریعہ نہیں ہو جائے گی یہ نہیں ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اتریں گے۔ اور ڈنڈے مار مار کر لوگوں کو احمدیت میں داخل کر دیں گے۔ بلکہ یہ ترقی ان قواعد اور قوانین پر عمل کرنے سے ہی ہوگی جو خدا تعالیٰ نے اپنی جماعتوں کی ترقی کے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔ یہ ہماری قربانیوں سے ہوگی اور ہماری جدوجہد کے نتیجہ میں ہی ہو سکے گی۔

آج بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ جماعت میں کئی کمزوریاں ہیں۔ یہ کس طرح ترقی کریگی۔ لیکن اس میں سے ہی خدا تعالیٰ ایک دن ایسی جماعت پیدا کر دے گا۔ جو دنیا کا تختہ الٹ کر رہے گی۔ سوال ہماری موجودہ کوششوں اور موجودہ طاقت کا نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ اس بیج کو بڑھا کر ایسا باغ بنانے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ جس کے سایہ میں ساری دنیا آرام کرے گی۔ جب کوئی چیز ترقی کرنی شروع کرتی ہے۔ تو وہ آہستہ آہستہ ہی بڑھتی ہے۔ خدا تعالیٰ جب بڑھانے لگتا ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بیج کتنا چھوٹا ہے۔ وہ جیسے چاہے ایک سے سینکڑوں سینکڑوں سے ہزاروں، ہزاروں سے لاکھوں۔ لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے اربوں بنا دیتا ہے۔ اور اس کے فضل کو روکنے والا کوئی نہیں۔ اسی طرح بے شک آج اس تحریک کی بنیاد چند ہزاروں پر ہے۔ اور ہم اخراجات سے بچا کر چندوں میں سے جو روپیہ مستقل فنڈ پر لگا رہے ہیں۔ اس سے یہی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے ساٹھ ستر ہزار سالانہ آمد ہو سکے گی۔ لیکن جو خدا ہمارے لئے اتنی مستقل آمد کا انتظام کر سکتا ہے۔ جس صورت میں کہ پہلے ایک روپیہ کی مستقل آمد نہ تھی۔ وہ اسے بڑھا کر لاکھوں کروڑوں اور اربوں کر دینے پر بھی قادر ہے۔ اور ایک وقت آئے گا۔ جب کہ ہمارا تبلیغی فنڈ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتوں کے خزانوں سے بھی زیادہ ہوگا۔ اسوقت تو ہم صرف بیج بو رہے ہیں۔ جسے خدا تعالیٰ ضرور بڑھائے گا۔ اور ترقی دے گا۔

یہ ہماری جدوجہد کا چھٹا سال ہے۔ اور اس لحاظ سے ہم چوٹی پر پہنچکر نیچے اتر رہے ہوں گے۔ اس سال ماضی بڑھ جائے گا۔ اور مستقبل گھٹ جائے گا۔ اسوقت پانچ ہزار پانسو احباب نے وعدے کر رکھے ہیں جن میں سے ساڑھے چار ہزار نے پورے بھی کر دیئے ہیں۔ باقی کر رہے ہیں۔ اور میعاد بھی ۳۰۔ نومبر تو ختم ہو رہی ہے۔ لیکن اگر پانچوں سالوں کو دیکھا جائے۔ تو یہ تعداد اڑھائی ہزار کے قریب رہ جاتی ہے۔ کئی ہیں جنہوں نے گذشتہ سالوں کے بقایے ابھی ادا نہیں کئے۔ گو وعدہ کر رکھا ہے۔ بعض نے معافی لے لی ہے۔ مگر پھر شکایت بھی کی ہے۔ کہ ہمارا نام فہرست میں کیوں نہیں آیا۔ حالانکہ معافی کے معنے صرف یہ ہیں

گروہ وعدہ خلافی کے گناہ سے بچ گئے۔ یہ نہیں کہ ثواب کے مستحق بھی قرار پا گئے۔ اس فہرست میں صرف وہ لوگ آئیں گے۔ جو ہر سال شرائط کے مطابق چندہ میں حصہ لیتے رہے ہیں ہاں جو ایک وقت تک باقاعدہ ادائیگی کے بعد فوت ہو گئے۔ انہیں ضرور شامل کر لیا جائے گا۔

اس تحریک میں حصہ لینے والے دو شقوں میں منقسم ہیں۔ ایک وہ جو ہر سال چندہ پہلے سال سے بڑھاتے جاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جنہوں نے چوتھے سال کمی کر دی تھی۔ اور پھر اس کے بعد پانچویں سال پر زیادتی کرتے چلے جائیں چوتھے سال کمی کرنے کی اجازت میں نے دے دی تھی۔ اور پانچویں سال پھر زیادتی کا اعلان کر دیا تھا۔ اس لئے جو اس میں زیادتی کرتے چلے جائیں گے۔ وہ بھی اس فہرست میں شمار ہوں گے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ تو جنگ اور اس سے پیدا شدہ حالات کو چندوں میں کمی کا موجب قرار دے لیں گے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس نے انسانی زندگی کی بے ثباتی اور دنیوی آرام و آسائش کی ناپائیداری کو واضح کر دیا ہے۔ اور بتا دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی غیر فانی ہے اور اس سے لو لگانے میں نجات ہے اور پھر یہ بھی کہ ہم دین کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں۔ دیکھو لوگ کس طرح اپنے ملکوں کے واسطے جنگ میں قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ دنیا کے لئے ایسی قربانیاں کر سکتے ہیں۔ تو ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ دین کے لئے ہماری قربانیوں کا معیار کتنا بلند ہونا چاہیئے۔ اور جن کی قربانیاں ان دنیا داروں کے معیار سے بھی کم ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کا دعوےٰ کس طرح کر سکتے ہیں۔ پس جنگ سے پیدا شدہ حالات ہماری قربانیوں میں کمی کی بجائے اضافہ کا موجب ہونے چاہئیں

آخر میں حضور نے فرمایا۔ کہ یہ تحریک یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر اس کی راہ میں روکیں ہوں گی تو وہ خود ان کو دور کرے گا۔ اگر زمین سے نہیں تو آسمان سے اس کو برکت دے گا۔ اور ان الفاظ کے ساتھ میں اس تحریک کے چھٹے سال کا اعلان کرتا ہوں اور اس کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء مقرر کرتا ہوں۔ جن کے پچھلے سال کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے۔ یا جن کے ذمہ پچھلے بقائے ہیں۔ ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان کو پورا کریں۔ کیونکہ جتنا زیادہ بوجھ بڑھ جائے گا۔ اتنا زیادہ دلوں پر زنگ لگتا جائے گا۔ اور پھر ادائیگی میں بھی دقت پیدا ہو جائے گی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے

چھٹے سال کی مالی قربانی کی تحریک

چند گھنٹوں میں ڈیڑھ ہزار نقد اور آٹھ ہزار سے زیادہ کے وعدے

قادیان ۲۴ نومبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج باوجود علالت طبع خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا۔ جس میں تحریک جدید کے چھٹے سال کی مالی قربانی کی تحریک فرمائی حضور کے اس ارشاد پر مقامی جماعت کے مخلصین نے جس گرم جوشی سے لبیک کہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آج شام تک ڈیڑھ ہزار روپیہ نقد اور ساڑھے آٹھ ہزار سے اوپر کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

بیرونی احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ اس تحریک کے شائع ہوتے ہی پورے اخلاص کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مومن کا ہر قدم پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ بڑھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور کے مذکورہ بالا خطبہ کا خلاصہ اسی پرچہ میں درج کیا جا رہا ہے۔ تاکہ احباب جلد سے جلد اس سے آگاہ ہو کر السابقون الاولون بننے کی کوشش کر سکیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گذشتہ شب پھر خارش امعاء کی شکایت ہو گئی۔ اور آج دن بھر طبیعت ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد اور ضعف علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے۔

مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت اپنے دورہ پر روانہ ہو گئے۔

"پیغام صلح" کی تازہ غلط بیانیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کی دروغ بیانی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق افترا پردازی ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور میں مقیم غیر مبایعین اس بارے میں دوسرے غیر مبایعین کے استاد ثابت ہو رہے ہیں۔

(۱)

"پیغام صلح" کے تازہ پرچہ میں لکھا گیا ہے:۔

"قادیانی حضرات کو خدمتِ اسلام و تائیدِ دینِ حق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ کیونکہ یہ قادیانی حضرات جب ہندوستان سے باہر جاتے ہیں۔ تو جماعت لاہور کے کارناموں کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور لفظ احمدی کے مشترک ہونے کی وجہ سے دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ ہماری مساعی کا نتیجہ ہے۔ یہ قرآن کریم کے تراجم یہ معتد اسلامی لٹریچر یہ اسلام کی تائید میں کتابیں یہ سب کچھ حضور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے"

(۲۱ نومبر ۳۹ء)

اتنا بڑا جھوٹ اور اتنی بڑی افترا پردازی "قادیانی حضرات" جو کچھ خدمتِ اسلام کر رہے ہیں۔ اور جس طرح تائیدِ دینِ حق کے لئے قربانیاں کرنا ان کا شیوہ ہے مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک عالم آشکار حقیقت ہے الفضل ۱۷ اور ۲۴ جون ۳۹ء میں جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین کی اشاعتِ اسلام کا مقابلہ کر کے دکھایا جا چکا ہے۔ جس پر ان کے چھوٹے اور بڑے خاموش ہو چکے ہیں۔ طعنہ زنی اور بات ہے مگر حقائق کی رو سے موازنہ امر دیگر۔

ہاں "پیغام صلح" نے از راہ افترا کہا ہے۔ کہ قادیانی حضرات ہندوستان سے باہر غیر مبایعین کے کارناموں کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کے ترجمہ وغیرہ کو اپنی مساعی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں اس افترا پر مزید تمسخر یہ کیا ہے کہ احمدی کہتے ہیں۔ "یہ سب کچھ حضور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے"۔ "پیغام صلح" کا یہ بیان از سر تا پا غلط ہے۔ نا معلوم اس نے "ہندوستان سے باہر" کی قید کیوں لگا دی ہے۔ شائد اس لئے کہ تا بعض غیر مبایعین اس کو سچ یقین کرنے میں تامل نہ کریں۔ مگر ان کو معلوم ہے کہ آج تک سینکڑوں "قادیانی حضرات" اور بیسیوں مبلغین و مجاہدین ہندوستان سے باہر جا چکے ہیں۔ امریکہ انگلستان مغربی افریقہ۔ مشرقی افریقہ۔ اٹلی فلسطین و شام مصر۔ ماریشس۔ جاوا۔ سماٹرا سیلون چین اور جاپان وغیرہ ممالک میں ان کے باقاعدہ مشن اور مشنری موجود ہیں۔ عربی۔ انگریزی۔ فارسی۔ جاوی۔ ڈچ چینی و جاپانی وغیرہ زبانوں میں سینکڑوں ٹریکٹ ہزارہا بلکہ لاکھوں صفحات ان "قادیانی حضرات" نے شائع کئے ہیں۔ ہزاروں انسان ان کے ذریعہ مختلف ممالک میں داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ میں "پیغام صلح" کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ ان سینکڑوں "قادیانی حضرات" میں سے صرف کسی ایک کا نام پیش کرے۔ جس نے کبھی جماعت لاہور کے کارناموں؟ کو اپنی طرف منسوب کیا ہو۔ اور وہ ان لاکھوں صفحات میں سے صرف ایک حوالہ ایسا پیش کرے۔ جس میں "قادیانی حضرات" نے غیر مبایعین کے لٹریچر کو اپنی مساعی کا نتیجہ قرار دیا ہو۔

اگر ایک ایک مبلغ بھی نہیں بتایا جا سکتا جس نے "ہندوستان سے باہر" "غیر مبایعین کے "کارناموں" کو اپنی طرف منسوب کیا ہو۔ اور ایسا ایک حوالہ بھی نہیں دکھایا جا سکتا جس میں غیر مبایعین کے لٹریچر ترجمہ وغیرہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مساعی یا دعاؤں کا نتیجہ قرار دیا گیا ہو۔ تو کیا پیغام صلح اور اس کے مضمون نویس اصحاب اس کذب بیانی پر شرمندہ ہوں گے۔ اور کم از کم آئندہ کے لئے اس قسم کی بد بوجی حرکات سے اجتناب اختیار کریں گے۔

بیرونی غیر مبایعین خدا کے لئے سوچیں کہ کیا ہمارا یہ مطالبہ کہ پیغام صلح جھوٹ اور افترا سے کام نہ لیا کرے کوئی ناجائز مطالبہ ہے؟

(۲)

اسی پرچہ میں ایک غیر مبائع البانوی کی احمدی مبلغ مقیم قاہرہ سے گفتگو کا یوں ذکر کیا گیا ہے۔

"مبلغ صاحب کہنے لگے۔ کہ حضرت اقدس کے نبی ہونے کی صرف یہی ایک دلیل کافی ہے۔ کہ آپ نے اپنے آپ کو نبی لکھا ہے۔ ہمارے دوست نے جواب دیا کہ اس لفظ نبی کی تشریح بھی تو خود آپ نے فرمائی ہے۔ کہ اس کا مفہوم محدثیت تک محدود ہے۔ مبلغ صاحب اس پر فوراً بول اٹھے۔ کہ پہلی بات خدا کی بتلائی ہوئی ہے اور دوسری بات حضرت اقدس کی اپنی تشریح ہے۔ اس پر ہمارے دوست نے کہا۔ کہ محدث بھی تو اپنے آپ کو خدا کے حکم سے کہا ہے۔ جیسا کہ ازالہ اوہام میں مذکور ہے ان کا یہ کہنا تھا۔ کہ مولوی صاحب آپے سے باہر ہو گئے اور قادیانی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے سخت کلامی اور دشنام طرازی پر اتر آئے کہ تم پیغامی ہو۔ نہ تم حضرت اقدس کے مزار کی عزت کرتے ہو۔ نہ تم بہشتی مقبرہ کو مانتے ہو۔ اور نہ تمہارے دلوں میں منارۃ المسیح کی عزت ہے پھر تم کیسے احمدی ہو۔ اس لئے ہمیں مرکز سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ پیغامیوں کے ساتھ بات چیت سب حرام ہے۔ نہ ان کی باتیں سنو اور نہ ان کا لٹریچر پڑھو"۔

(پیغام صلح ۲۱ - نومبر صفحہ ۲)

یہ فرضی مکالمہ اور مندرجہ بالا بیان خود اپنی آپ تکذیب کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ اگر سچ تھا۔ کہ مرکز سے کوئی ہدایت ہوئی ہے "کہ پیغامیوں کے ساتھ بات چیت حرام ہے الخ" تو مندرجہ بالا گفتگو کیسے ہو گئی۔ کیا اس موقعہ پر البانوی پیغامی یہ نہ کہہ سکتا تھا۔ کہ آپ نے پہلے اتنی دیر تک "حرام" کا ارتکاب کیوں کیا۔؟ ہندوستان میں رہنے والے غیر مبایعین بتائیں کہ کیا ان کے یہ کہہ دینے پر کہ "محدث بھی تو اپنے آپ کو خدا کے حکم سے کہا ہے جیسا کہ ازالہ اوہام میں مذکور ہے" ان کو "سخت کلامی اور دشنام طرازی" کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو "پیغام صلح" کو بیچارے البانوی طالب علم کے نام پر جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔؟ فقرہ "محدث بھی تو اپنے آپ کو خدا کے حکم سے کہا ہے" صاف بتا رہا ہے۔ کہ متکلم کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی بھی اپنے آپ کو خدا کے حکم سے کہا ہے۔ اور ان دونو فقرات میں کوئی تعارض یا تناقض نہیں۔ پس "پیغام صلح" نے جو افسانہ وضع کیا ہے۔ سراسر غیر معقول ہے۔ ہاں اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موجودہ غیر مبایعین مرقد حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بہشتی مقبرہ اور منارۃ المسیح کی عزت پر استہزا کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ تمہارا یہ وطیرہ صلحاء کا طریق نہیں۔ کہاں ہیں پرانے غیر مبایعین وہ دیکھیں کہ آج کل ان کی باگ کیسے نا اہل لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔؟

اس اقتباس میں "پیغام صلح" نے جو بہت بڑا افترا کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ گویا قادیان سے جماعتوں اور مبلغین کے نام ہدایات جاری ہوئی ہیں۔ کہ "پیغامیوں کے ساتھ بات چیت سب حرام ہے۔ نہ ان کی باتیں سنو اور نہ ان کا لٹریچر پڑھو"۔ مگر یہ سراسر جھوٹ ہے نہ مرکز سے کوئی ایسی ہدایت کی گئی ہے۔ اور نہ ہی کسی مبلغ نے کبھی ایسا کہا ہے۔ پیغامیوں کو تو ہم تبلیغ حق کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ان کے خورد و کلاں گواہ ہیں۔ کہ ہم ان کے گھر میں جا کر ان کے مرکز میں بیٹھ کر ان سے بات چیت کرتے ہیں۔ وہی ہیں جو بات چیت کرنے سے انکار کر دیا کرتے ہیں۔ ان کے امراء ہی پہلو تہی کیا کرتے ہیں۔ نہ ہم۔ غرض "پیغام صلح" کا یہ دوسرا افترا ہے۔ احباب جماعت کو اس بات پر غور کرنا چاہئیے۔ کہ غیر مبایعین کہاں سے کہاں تک جا پہنچے ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ اس قدر گھنونے افعال کے باوجود وہ مذہبی جماعت کہلانے کے دعویدار ہیں۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

عید کے دن خوشی کی مجالس منعقد کرنا

الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون بعنوان "عید کے ایام میں مجالس خوشی منعقد کرنا" شائع ہوا تھا۔ جس کا مطلب یہ سمجھا گیا تھا۔ کہ جس حد تک شریعت نے کسی بات کو جائز رکھا ہے۔ اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور جو لوگ افراط یا تفریط میں پڑے ہوئے ہیں ان کے طریق سے مجتنب رہنا چاہیئے نیز بیان کیا گیا تھا۔ کہ عید کے ایام میں اگر خوشی کی مجلس قائم کی جائے اور اس میں پاک گانا اور اچھے اشعار پڑھے جائیں تو یہ امر شریعت میں نہ صرف جائز بلکہ پسندیدہ ہے۔ لیکن ۲۳ نومبر ۱۹۳۹ء کے الفضل میں اسی ہیڈنگ کے ماتحت ایک مضمون چھپا ہے۔ جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے۔ کہ عید اور غیر عید میں مجلس خوشی منعقد کرنے میں کوئی امتیاز نہیں۔ اور مجلس قائم کرنا اور گانا سننا ہرگز جائز نہیں اور مشاعرہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ درج کیا ہے۔ جس سے ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ حضور مشاعرہ کو تضیع اوقات میں داخل سمجھتے تھے چونکہ مشاعرے آئے دن قادیان میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں بزرگان سلسلہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے اصل حوالہ نکالا تو اس کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ حضور کا منشاء مشاعرہ کی انجمنیں بنانے سے ہے۔ نہ کہ مشاعرہ کرنے اور اس میں داخل ہونے سے۔ ممکن ہے۔ کئی احباب کو میری طرح غلط فہمی ہوئی ہو۔ اس لئے میں حضور کا مکمل حوالہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اس حوالہ سے واضح ہے۔ کہ مشاعرہ کی انجمن میں شامل ہو کر شعر بنانے میں مستغرق رہنا ناجائز امر ہے یہ مطلب نہیں کہ کبھی کبھار کسی مجلس میں شامل ہو کر شعر سنانا ناجائز ہے۔ اصل حوالہ درج ذیل ہے۔

"ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک باقاعدہ انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا فرمایا یہ تضیع اوقات ہے۔ کہ ایسی انجمنیں قائم کی جائیں۔ اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں۔ ہاں یہ جائز ہے۔ کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے اور اتفاقی طور پر کسی مجلس میں سنا دے یا کسی اخبار میں چھپوائے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں لکھی ہیں۔ مگر اتنی عمر ہوئی آج تک کبھی کسی مشاعرہ میں اپنا نام پیدا کرنا نہیں چاہا۔ ہاں اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر اور جوش روحانی سے نہ خواہش نفسانی سے کبھی کبھار کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہو سکتی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر یہی پیشہ کر لینا منحوس کام ہے"۔ فتاویٰ صفحہ ۲۲۴

خاکسار

مختار احمد ہاشمی قادیان

مختلف مضامین پر تقریریں اور تبلیغی دورہ

مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری فاضل گاروت سے تحریر فرماتے ہیں۔

جماعت احمدیہ گاروت ہر رنگ میں ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ تادم تحریر جماعت کی تعداد ۲۶۵ ہے۔ یہ ان عاقل و بالغ مردوں اور عورتوں کی تعداد ہے۔ جنہوں نے بیعت کی ہے۔ بچوں کو اس میں شمار نہیں کیا گیا۔

عاجز کا ایک دوست حسن برمادی صاحب تحصیلدار ہیں۔ ان کے بلانے پر عاجز معہ راؤنی گومیوا صاحب اور رسیر احد ماسٹر سکری پرمادی صاحب ہیڈ ماسٹر مورخہ ۹ ستمبر کو باقی بارنگ جو گاروت سے ۲۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے گیا۔ اس سے دو ماہ پہلے یعنی جولائی میں اس جگہ عاجز کی دو تقریریں ہوئیں۔ اب کے پھر انہوں نے لکھا۔ کہ جاتی بارنگ کی پبلک کی خواہش ہے۔ کہ آپ ایک دو تقریریں کریں۔ پہلی تقریر مذاہب عالم کی تواریخ پر تھی۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ (۱) ہر قوم میں ضرور کوئی نہ کوئی نبی گذرا ہے۔ (۲) نبوت دو قسم کی ہوتی ہیں۔ تشریعی اور غیر تشریعی۔ یہ مسئلہ نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا۔ (۳) بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبى للغرباء کا نقشہ کھینچا گیا۔ (۴) علامات آخر زمان اور بالآخر پیشگوئی تطلع الشمس من مغربها کی تشریح کے ساتھ حاضرین کی توجہ احمدیت کے کارناموں کی طرف منعطف کی گئی۔

یہ تقریر مسلسل تین گھنٹے تک جاری رہی۔ تقریر کے بعد ایک سکولز انسپکٹر نے عاجز سے کہا کہ آپ کی تقریر نہایت دلچسپ ہے۔ میرے معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہوا ہے آپ باوجود نوجوان ہونے کے مذاہب کے بارے میں وسیع اور گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ عاجز نے جواب دیا۔ یہ تو ابتدائی تقریر ہے۔ آگے چل کر انشاء اللہ العزیز آپ مجھ سے اور زیادہ علمی باتیں سنیں گے۔

دوسری تقریر اسلامی عبادات کی فلاسفی پر تھی۔ اس میں وضو اور نماز کے ارکان کی حکمتیں۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر۔ درود شریف کے فوائد اور صوم و زکوٰۃ و حج کی حکمتیں بیان کی گئیں۔ آخر میں سورہ تکویر کی تفسیر موجودہ زمانہ کی ترقیوں کے ساتھ چسپاں کر کے آخر زمان کے علامات بیان کئے گئے یہ تقریر بھی نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ ہر دو تقریروں کے بعد سوالات پیش کرنے کا وقت دیا گیا۔ سامعین نے مختلف مسائل دریافت کئے۔ جن کے جوابات عمدگی سے دیئے گئے تھے۔

تیسری تقریر معراج النبی پر تھی۔ اور چونکہ ہمارا مطمح نظر تبلیغ کرنا ہے۔ اس لئے دوران تقریر میں وفات مسیح بڑے زور سے ثابت کی۔ اور بتایا کہ انسان خواہ کوئی ہو اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر جانا ناممکنات میں سے ہے۔ تقریر پر صرف ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہوا۔ لیکن سوال و جواب پر دو گھنٹے خرچ ہوئے۔ تحصیلدار صاحب کا خیال تھا۔ کہ زیادہ سے زیادہ لوگ وہی آئیں گے جن کو دعوتی رقعے بھیجے گئے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ ایک ہزار سے زائد آدمی آئے۔ اکثر تعلیم یافتہ تھے۔ مثلاً عملہ ڈاکخانہ عملہ ریلوے عملہ نہر و جنگلات ضلع بحر کے اساتذہ نارمل سکول کے طلباء۔ تجار وغیرہم۔ سارا انتظام تحصیلدار صاحب نے خود کیا۔ یہاں تک کہ کھانے کے لئے بھی انہوں نے اپنی گرہ سے خرچ کیا۔ ان کے لئے اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو کھولکر احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ علاقہ بالکل نیا علاقہ ہے۔ اگر یہ دونوں احمدی ہو جائیں۔ تو اس علاقہ میں جلد جماعت قائم ہو جائے گی۔ حاضرین میں بیس پچیس عرب بھی تھے۔ ان میں سے ایک نے سوال کیا کہ مناقب میں لکھا ہوا ہے۔ کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ مگر ابھی آپ نے کہا ہے۔ کہ جو فوت ہو چکا ہے۔ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ عاجز نے جواب دیا۔ کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے ذکر کو آپ چھوڑ دیجئے خود اللہ تعالیٰ اس دنیا میں مردہ کو زندہ نہیں کرتا بطور دلیل حضرت جابرؓ کے والد کا واقعہ پیش کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے باوجود وعدہ م

م کر چکنے کے ان کو دوبارہ زندہ نہ کیا۔ اور فرمایا کہ سبقت منی القول انہم لا یرجعون۔ اس جواب سے وہ عرب معہ سامعین بہت ہی خوش ہوئے

چوتھی تقریر خواتین کی قربانیاں خدا کی راہ میں مجلس خواتین میں ہوئی۔ اس میں حضرت ہاجرہ حضرت ام موسیٰ علیہ السلام حضرت خدیجہ اور خنساء کی قربانیاں بطور مثال پیش کی گئیں۔ اور بتایا۔ کہ موجودہ زمانہ میں کس طرح طبقہ نسوان اسلام کی خدمت کر سکتا ہے۔

الغرض اس علاقہ میں احمدیت کے پھیلنے کی بہت بڑی امید ہے۔

جاتی بارنگ سے چرپون گیا۔ وہاں سے جی لیموس گیا۔ وہاں ایک احمدی ہے۔ جو ہائی سکول میں مدرس ہے۔ تین چار آدمی ان کے زیر تبلیغ ہیں۔ وہاں سے انڈاہی حعیانگ گیا۔ یہاں دو دفعہ تقریریں ہوئیں سامعین کافی تعداد میں آئے۔ انڈی حعیانگ سے سوکاراجہ گیا۔ یہاں پر بھی تقریریں ہوئیں۔ اس جگہ چار ۱۷ احمدی ہیں۔ اور ایک مہینے میں ایک دفعہ یہاں آتا جاتا ہوں۔ اس سفر میں دس روز لگے ہیں۔ اور ۲۶۵ میل طے کئے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظل الرحمن صاحب کٹکی کے مختصر حالاتِ زندگی

میرے بھائی سید ظل الرحمن صاحب کٹکی ابھی اپنی زندگی کے ۲۸ ویں دور میں سے گزر رہے تھے۔ کہ ان کی شمع حیات دفعۃً بادِ فنا کے ایک تیز و تند جھونکے سے ہمیشہ کے لئے گل ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اگرچہ اس وفات حسرت آیات کو ظہور پذیر ہوئے تقریباً ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن عرصہ سے میرے دل میں جو ابھی تک برادر محترم کی محبت میں محزون ہے یہ خواہش تھی کہ میں ان کی زندگی کے مختصر حالات قلمبند کر کے روزنامہ الفضل میں شائع کراؤں۔ تاکہ دوسرے احمدی دوست مرحوم کے حالات پڑھ کر دعائے مغفرت میں شریک ہو سکیں۔

مرحوم کی پیدائش صوبہ اڑیسہ کے ایک گاؤں کوتیبی میں جو بفضل خدا تقریباً سارے کا سارا حلقہ بگوش احمدیت ہے ۱۹۰۰ء میں ہوئی۔ والد محترم مولوی سید اختر الدین احمد صاحب اس وقت بفضل خدا حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دست مبارک پر بیعت کر چکے تھے۔ اور اگرچہ مرحوم زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ لیکن اپنی دلی خواہش اور آرزو کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مقدس میں قادیان کی زیارت نہ کر سکے۔ اور قادیان کے دور دراز کے سفر کے اخراجات اور بعض دوسری خانگی مجبوری کی وجہ سے یہ اس وقت تک ملتوی رہی۔ جب تک ۱۹۲۳ء میں آپ کو جلسہ سالانہ میں شریک ہونے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر تجدید بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس مبارک سفر سے واپسی پر مرحوم کے دل میں ایک خاص ایمانی سرور اور مسرت و شادمانی کے جذبات کا سمندر موجیں مارتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ اور اس کے بعد تقریباً زندگی کے آخری لمحات تک قادیان کی زیارت کا شوق روز بروز تیز سے تیز تر ہوتا چلا گیا۔ اور بعض دوستوں سے جلسہ سالانہ پر جانے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن افسوس کہ قضا نے اس مقدس سفر کی اجازت نہ دی۔

مرحوم ایک نہایت مخلص، شریف خلیق ملنسار اور ہنس مکھ نوجوان تھے جس سے بھی ملتے نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ پیش آتے۔ تبلیغ احمدیت میں بھی آپ کا یہی رنگ غالب رہتا۔ اور مخالفین کی تیز و ترش باتوں کا جواب نہایت ٹھنڈے دل سے محبت بھرے الفاظ میں دیتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے انہیں ایسا انس تھا۔ کہ جو دوسری تمام باتوں پر حاوی ہو کر ان کے کیریکٹر کی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ جو بات بات سے آپ کے قلب سے فوارے کی طرح اچھلنے لگتی تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ باوجود اس قدر انکسار اور عاجزی کے جب تبلیغ کے دوران میں بعض منہ پھٹ لوگ ان مقدس ہستیوں کے متعلق سخت الفاظ کہتے۔ تو آپ پوری پوری سختی اور شدت سے مخالفت کرتے۔ اور شاید آپ کی زندگی کے یہی چند واقعات ایسے نظر آتے ہیں جن میں آپ پر غصہ اور رنج کی حالت طاری ہوئی۔

ایک اور خوبی مرحوم میں یہ تھی۔ کہ آپ اپنے پہلو میں ایک ہمدرد دل رکھتے تھے۔ مہمان نوازی اور مستحق اشخاص کی امداد کر کے آپ کو خاص خوشی حاصل ہوتی۔ آپ اوائل شباب سے کلکتہ میں تجارت چرم میں ایک معمولی ملازم کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ لیکن اپنی ذاتی محنت۔ کوشش۔ معاملہ کی صفائی۔ اور دیانت سے بعد میں ایک دوسرے احمدی دوست کے ساتھ شراکت میں کام کرنا شروع کر دیا۔ جو آخری وقت تک نہایت خوش اسلوبی سے چلاتے رہے۔

دسمبر ۱۹۲۵ء کی ابتدا میں آپ پر بخار کا معمولی حملہ ہوا۔ جسے ڈاکٹروں نے کوئی زیادہ اہمیت نہ دی۔ اور جلد از جلد صحت کا یقین دلاتے رہے۔ لیکن انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے اس مرض کے ساتھ پورے ہونے والے ہیں۔ اور یہی بظاہر معمولی سا مرض بعد میں اجل ناگہانی بن جائے گا۔ بیماری کی طوالت اور تشویش کے باعث والد محترم بھی وطن سے کلکتہ تشریف لے آئے تھے۔ اور آپ آخری وقت تک بالکل مطمئن اور خوش تھے۔ لیکن آخری دنوں میں نقاہت حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اور اب معمولی بخار کی تشخیص ٹائیفائیڈ بتائی جانے لگی۔ اکثر اوقات غشی کے دورے پڑنے لگے۔ اور بالآخر وہ گھڑی بھی آ گئی۔ جس سے دنیا کے ہر انسان کو واسطہ پڑتا ہے۔ وفات سے چند گھنٹے پہلے حواس بوجہ نقاہت قائم نہ رہ سکے۔ اور اس بے خبری کے عالم میں آپ کی زبان سے یہ کلمات نکلے۔ کہ اے خدا تو مجھ سے ایسا راضی ہو جا۔ کہ پھر کبھی ناراض نہ ہونا۔ ان مبارک کلمات پر آپ کے قلب نے مزید حرکت کرنے سے جواب دے دیا۔ یہی اخلاص میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں مرحوم کے لئے اپنے لئے۔ نیز تمام احمدی احباب کے متعلق دوہراتا ہوں۔

خاکسار

سید بدر الدین احمد از کلکتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا
بیوٹیرس
کریم
کیل چھائیاں۔ جھائیاں۔ سیاہ داغ پھنسیوں اور خارش کا مکمل اور زود اثر علاج ہے۔ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب کی منظور کی ہوئی ہے فی شیشی پندرہ آنے ۱۵؎
سنو
جلد کی نزاکت اور چہرے کی ملاحت کو دھوپ اور ہوا کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتی ہے سائنس کے اصول سے آکسیجن بذریعہ مشینری شامل کی گئی ہے۔ فی شیشی بارہ آنے ۱۲؎
دونوں میں دل کو لبھانے والی مستقل خوشبو ہے
رجسٹرڈ
تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر پنجاب
ہر شہر کے اچھے جنرل مرچنٹ کیمسٹ بیچتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران "الفضل" جن کو وی پی ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

جن اصحاب کے نام درج ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ان کے چندے ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک ختم ہیں۔ ان کے نام ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کو وی پی ارسال خدمت ہونگے۔ وصول فرما کر ممنون فرمائیں اگر کسی وجہ سے وی پی نہ وصول فرما سکتے ہوں تو ۴ دسمبر تک دفتر میں اطلاع پہنچا دیں بعد میں آنے والے خطوط کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

12308 چوہدری اللہ داد خان صاحب
12356 عبدالحفیظ خان صاحب
12359 ملک عطاء اللہ صاحب
12370 صفیہ بیگم صاحبہ
12444 محمد اسمٰعیل صاحب
12510 میاں محمد منیر خان ؍
12515 ملک عبدالرحمن ؍
12537 ایم نور الٰہی ؍
12559 خواجہ نظام الدین ؍
12583 ایس روحی کمپنی
12604 چوہدری حمید اللہ صاحب
12623 بابو محمد شریف ؍
12651 ایم محمد اقبال ؍
12678 محمد عبدالواحد خان ؍
12688 محمد شفیع ؍
12693 مرزا محمد حسین ؍
12708 محمد علی ؍
12712 بابو محمد اسمٰعیل ؍
12737 مرزا عطاء اللہ ؍
12743 سید بہادل شاہ ؍
12750 ملک غلام محمد ؍
12753 حکیم محمد جمیل ؍
12781 خواجہ محمد صدیق ؍
12803 بابو عبدالجلیل ؍
12807 ؍ شمس الدین ؍
12809 ڈاکٹر محمد الدین ؍
12813 ؍ ایم۔ زبیر ؍
12822 حافظ مبین الحق ؍
12852 بابو محمد جمیل ؍
12866 محمد رشید خان ؍
12878 میاں رحمت اللہ ؍
12879 مولوی محمد الیاس ؍
12894 ظفر حسن ؍
12903 میاں عباس احمد خان صاحب
12937 ڈاکٹر نواب احمد ؍

14013 ایم نصیر الحق صاحب
14057 چوہدری عبدالغفور ؍
14061 محمد رمضان ؍
14070 مرزا بشیر احمد صاحب
14022 خواجہ طیب اللہ ؍
14063 بابو عبدالعزیز ؍
14096 شیخ محمد ابراہیم ؍
14111 ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز سکول
14149 ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ؍
14169 عبدالحق ؍
14179 چوہدری محمود احمد صاحب ناصر
14186 ڈاکٹر عبدالمغنی ؍
14188 میجر ممتاز یار الدولہ
14189 امیر صاحب چکوڈی
14195 میاں عبدالحق صاحب
14196 ماسٹر این۔ ایم خان ؍
14197 مولوی کرم الٰہی ؍
14209 محمد ابراہیم ؍
14224 شیخ محمد لطیف ؍
14226 محمد عبداللہ ؍
14237 خان صاحب عبدالحمید خان
14254 ایم۔ احمد ؍
14260 چوہدری غلام رسول ؍
14290 قاری محمد آمین ؍
14310 عبدالحکیم ؍
14325 ماسٹر فیض الحق خان ؍
14330 سید محمد فضل الرحمن صاحب
14406 محمد عالم ؍
14413 منشی نذیر احمد ؍
14430 سید فیاض الدین ؍
14453 سید عبدالرشید ؍
14485 عبدالغفار ؍
14465 قاضی محمد رشید ؍
14466 چوہدری غلام اللہ ؍

14480 مرزا ظفر احمد صاحب
14486 قاری محمد آمین ؍
14516 بابو حشمت علی ؍
14517 بابو سراج الدین ؍
14523 ماسٹر منظور احمد ؍
14525 مقبول احمد ؍
14527 ملک صفدر علی خان ؍
14534 چوہدری سردار احمد ؍
14535 مولوی محمد عبداللہ ؍
14539 شیخ مولا بخش ؍
14544 مولوی محمد علی ؍
14568 ایس رفیق بھائی
14574 ثناء اللہ صاحب
14581 میاں بشیر احمد ؍
14582 ؍ غلام سرور ؍
14583 منشی برکت علی ؍
14598 مرزا مہتاب بیگ ؍
14601 الطاف حسین ؍
14610 صلاح الدین ؍
14616 چوہدری محمد بخش ؍
14632 انچارج صاحب احمدیہ لائبریری
14644 ملک مبارک احمد صاحب
14655 سپرنٹنڈنٹ صاحب دار الصناعت
14656 ماسٹر احمد خان صاحب
14657 چوہدری سردار احمد ؍
14664 میاں غلام احمد خان ؍
14665 خواجہ محمد اقبال ؍
14666 چوہدری بشارت احمد ؍
14677 ملک غلام محمد ؍
14685 چوہدری سردار احمد ؍
14698 ؍ فضل الٰہی ؍
14699 اللہ بخش ؍
14700 محمد سعید ؍
14951 محمد ابراہیم ؍
14708 بابو محمد الطاف ؍

14711 ایم عبدالغنی صاحب
14729 عبدالقادر ؍
14730 عبدالحکیم ؍
14748 سید حسین ؍
14759 چوہدری غلام رسول ؍
14771 شیخ غلام محی الدین ؍
14791 عبدالرشید ؍
14804 میاں احمد دین ؍
14822 مولوی بشیر احمد
14836 عبدالقادر ؍
14839 چوہدری محمد دین ؍
14847 محمد اسلم صاحب
14853 دی فرینڈز اینڈ کو
14855 ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب
14864 مولوی قمر الدین صاحب
14865 چوہدری محمد یوسف خان صاحب
14872 ڈاکٹر فضل حق صاحب
14875 مولوی عبدالواحد خان صاحب
14876 عبدالحمید صاحب
14877 قاضی کلیم الدین ؍
14881 ملک بہادر خان ؍
14882 ماسٹر عبدالحی ؍
14884 مولوی محمد ایوب ؍
14888 چوہدری غلام احمد ؍
14890 قریشی محمود احمد شاہ
14892 مولوی محمد نور الدین
14875 ایم موسٰی رضا ؍
14896 رشید احمد خان ؍
14903 سید سعید احمد صاحب بنی کی
14906 ؍ محمد عقیل صاحب
14913 میاں محمد اسحٰق ؍
14925 دار المجاہدین ٹرسٹ
14926 میاں فضل حسین صاحب
14927 حوالدار سوندہا خان
14934 قاضی محمد حسین صاحب
14938 بابو محمد ابراہیم ؍
14939 محمد اصغر علی ؍
14941 ملک عزیز احمد ؍
14942 محمد اکبر خان ؍
14949 چوہدری ظفر اللہ خان
14950 قاضی نذیر احمد صاحب
14960 ایس۔ ایم عمر ؍
14962 چوہدری مبارک احمد ؍

14964 چوہدری وہاج الدین صاحب
14968 محمد بخش خان ؍
14975 ڈاکٹر احسان علی ؍
14979 چوہدری اللہ دین ؍
14981 سید محمد حسین ؍
14982 ؍ عبدالغفور ؍
14983 غلام حیدر خان ؍
14984 عبدالکریم ؍
14986 منشی مسعود الرحمن ؍
14987 محمد احمد ؍
14988 شیخ غلام علی ؍
14989 چوہدری محمد ابراہیم ؍
14992 ؍ فضل احمد ؍
14993 ملک کرم الٰہی ؍
14994 سید بشیر احمد شاہ ؍
14996 محمد اشرف ؍
15004 چوہدری ظفر علی ؍
15008 ڈاکٹر شفیع احمد ؍
15009 چوہدری طالب حسین ؍
15012 ایس۔ ایم۔ ایوب ؍
15015 سید محمد حسین ؍
15022 حاجی محمود احمد ؍
15023 ڈاکٹر صوبیدار رحمت علی صاحب
15024 ڈاکٹر منیر احمد ؍
15026 منشی حاکم علی ؍
15027 ثناء اللہ خان ؍
15028 عبدالعزیز و فیروز الدین صاحب
15029 محمد شفیع ؍
15031 چوہدری فیض احمد ؍
15035 بسمل صاحب احمدی
15039 ایم ظہیر الدین صاحب
15042 مینیجر صاحب دی انڈین لائبریری
15043 امۃ الہادی صاحبہ
15044 شیخ غلام احمد صاحب
15045 شیخ مظفر الدین ؍
15050 محترمہ ریحانہ صاحبہ
15051 میاں روشن الدین صاحب
15058 مولوی کرامت اللہ
15059 عنایت اللہ ؍
15063 عمر دین و عبداللہ ؍
15064 ایچ اے قریشی ؍

15065 صادق حسین خان صاحب
15066 چوہدری غلام علی ؍
15069 چراغ الدین ؍
15073 محمد منظور احمد ؍
15074 سید مبشر الدین ؍
15077 نذر داد خان ؍
15083 مسز فوق ؍
15088 عبداللہ خان ؍
15089 محمد صادق ؍
15094 ماسٹر ولی محمد ؍
15095 نذیر حسین ؍
15097 میاں ایوب شاہ ؍
15102 ڈاکٹر خیر دین ؍
15103 ملک میر احمد ؍
15105 عبدالسلام ؍
15106 محمد بدیع الزمان ؍
15107 ایم عبدالمجید صاحب بی اے
15109 رادھا کرشن صاحب
15110 ایم محمد حسین ؍
15113 مینیجر صاحب احمدیہ لائبریری
15115 اہلیہ صاحبہ سرفراز علی صاحب
15116 منشی محی الدین ؍
15117 مولوی عبدالحق ؍
15118 ایم محمد ؍
15119 بوٹے خان ؍
15124 مولوی محمد حفیظ ؍
15126 ماسٹر عنایت اللہ ؍
15127 خواجہ عبدالحمید ؍
15130 ملک بشیر احمد ؍
15131 منیر احمد خان ؍
15132 اسمٰعیل شریف ؍
15133 عبدالرؤف ؍
15135 منظور ملک ؍
15138 بشیر احمد ؍
15139 ملک عمر حیات خان ؍
15141 غلام رسول ؍
15142 عباس علی شاہ ؍
15143 چوہدری علی محمد ؍
15145 عبدالمجید ؍
15147 فیض احمد ؍
15154 شیخ محمد خورشید خان ؍
15156 ملک محمد شفیع و الٰہی بخش ؍
15158 حمید اللہ صاحب

۱۵۱۵۹ ماسٹر عاشق محمد صاحب
۱۵۱۶۳ شیخ محمد صدیق صاحب
محمد علی صاحب
۱۵۱۷۰ بشیر احمد صاحب
۱۵۱۷۱ ڈاکٹر شیخ صاحب
۱۵۱۷۲ الف الدین صاحب
۱۵۱۷۴ عبد الرحمٰن "
۱۵۱۷۶ قاضی یوسف علی "
۱۵۱۷۷ مستری اللہ دتہ "
۱۵۱۸۰ قریشی فتح محمد "
۱۵۱۸۱ میر احمد صاحب
۱۵۱۸۳ چوہدری عبد الرؤف صاحب
۱۵۱۸۶ بابو مولا بخش صاحب
۱۵۱۹۵ ملک رحمت خان "

"الفضل" کے خریداروں کو ایک خاص تحفہ

۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک سال بھر کے خریدار بننے والے اصحاب کو

شاندار "جوبلی نمبر" مفت

احباب کرام یہ سن کر خوش ہونگے۔ کہ ان دوستوں کو جو ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک "الفضل" کی سالانہ قیمت (پندرہ روپے) یکمشت ادا کر کے خریدار بنینگے انہیں دسمبر ۳۹ء میں شائع ہونے والا "خلافت جوبلی نمبر" مفت دیا جائیگا۔ "الفضل" کا خلافت جوبلی نمبر قریباً ایک سو صفحہ کا انشاء اللہ نہایت شاندار پرچہ ہوگا جس میں بزرگان سلسلہ اور اہل قلم اصحاب کے بلند پایہ مضامین اور کئی ایک فوٹو ہونگے۔ جو دوست یہ نمبر مفت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ آج ہی پندرہ روپیہ ارسال کر کے الفضل کے سال بھر کے خریدار بن جائیں

(خاکسار مینیجر الفضل)

ایک شاندار تازہ تصنیف

"سلسلہ احمدیہ"

(از رشحات قلم جناب صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ایک نہایت ہی شاندار تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے رقم فرمائی ہے۔ جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے سلسلہ احمدیہ کے پچاس سالہ حالات اور واقعات کو نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے روح میں سرور اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ غیر احمدی احباب میں تقسیم کے لئے ایک نہایت ہی بہترین چیز ہے۔ کتابت اور طباعت نہایت عمدہ۔ حجم کتاب تین سو صفحات۔ کاغذ نہایت عمدہ اعلیٰ سفید۔ علاوہ ازیں اس میں چھ عمدہ نہایت شاندار فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے والوں کو صرف ۲ اروپیہ دی جائے گی۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

روزنامہ الفضل کا

سلور جوبلی نمبر

دسمبر ۱۹۳۹ء میں

شائع ہوگا

جس میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو

بزرگان علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام ہوگا

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہیئے۔ مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔ چونکہ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحات ہونگے اس لئے انہیں چاہیئے کہ ابھی سے جگہ ریزرو کرالیں۔ شرح اشتہارات کے لئے مینیجر الفضل قادیان کو لکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۳ نومبر۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جرمنی کے آٹھ طیارے تباہ ہو گئے ہیں۔ پانچ فرانسیسی طیاروں نے گرائے۔ اور باقی تین برطانوی ہوائی جہازوں نے۔ ایک لنڈن کے قریب رات کے وقت گرایا گیا۔ بعض برطانوی طیاروں نے جرمنی کے متعدد شہروں پر پرواز کی حکومت فرانس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ایک فرانسیسی تارپیڈو بوٹ نے گذشتہ تین روز میں جرمنی کے دو آبدوز غرق کر دیئے ہیں۔

اوٹاوا ۲۳ نومبر۔ برطانیہ کے نائب وزیر فضائی نے ایک تقریر میں کہا کہ ہم اس وقت جو طیارے استعمال کر رہے ہیں۔ آئندہ تیار ہونے والے طیارے ان سے بہتر ہونگے۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ حکومت ہالینڈ نے اپنے جہازوں کو حکم دیا ہے کہ بندرگاہوں سے باہر نہ نکلیں۔ اس طرح ہالینڈ اور برطانیہ کے مابین بحری آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ ایک برطانوی تباہ کن جہاز مشرقی ساحل کے قریب سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ۲۱ افسر زخمی اور ۵ لاپتہ ہیں۔ ایک اور ۲۵ ہزار ٹن کا برطانوی جہاز غرق ہوا جس کے مسافر بچا لئے گئے۔ ایک جہاز سکاٹ لینڈ کے قریب ڈوبا جس کے پانچ جہازی غرق ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ چیکوسلواکیہ میں جرمنی کے خلاف شورش روز افزوں ہے۔ پراگ کے تمام چیک افسروں کو مارشل لاء کے ماتحت گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

الہ آباد ۲۳ نومبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آج ریزولیوشن پاس کر دیا۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ اس وقت تک حکومت نے جو اعلانات کئے ہیں۔ وہ مظہر ہیں۔ کہ یہ جنگ بھی گذشتہ جنگ کی طرح امپیریلسٹ مقاصد کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ اور کانگرس ہندوستانی ذرائع کو ایسی جنگ کے لئے استعمال کئے جانے کے خلاف ہے۔ جنگ کے مقاصد کی وضاحت کے متعلق ہمارے مطالبہ کا جواب ناتسلی بخش دیا گیا ہے۔ اگر اب بھی نمائندہ اسمبلی کے ذریعہ اپنا آئین آپ تیار کرنے کا حق ہندوستان کو دیا جائے تو مصالحت کا دروازہ کھلا ہے۔ فرقہ وارانہ مسائل بھی اسی صورت میں حل ہو سکتے ہیں۔ یہی اسمبلی اقلیتوں کے حقوق محفوظ کرے گی اور اگر اس بارہ میں باہمی سمجھوتہ نہ ہو سکے تو ثالثوں سے فیصلہ کرا لیا جائے گا۔ وزارتوں کے استعفے عدم تعاون کی طرف پہلا قدم ہے۔ اور جب تک ہمارا مطالبہ منظور نہ ہوا۔ یہی پالیسی جاری رہے گی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۹ دسمبر کو واردہا میں منعقد ہو گا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وارسا ۲۳ نومبر۔ یہاں بھی جرمنی کی مخالفت بدستور ہے۔ ایسے سیاسی جرائم کے مقدمات کی سماعت کے لئے فوجی ٹریبونل مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ برطانوی جہاز رانی کے خلاف جرمنی نے اب ایک اور مہم شروع کی ہے۔ ہوائی جہازوں کی بدولت سے پانی میں سرنگیں بچھائی جا رہی ہیں پیراشوٹ کے ذریعہ یہ کام لیا جاتا ہے۔ بحیرہ شمالی میں سرنگیں بچھانے کو جرمنی نے تسلیم کر لیا ہے۔

بخارسٹ ۲۳ نومبر۔ رومانیہ کی نئی وزارت مستعفی ہو گئی ہے۔ یہ وزارت پہلی کے مستعفی ہونے پر گذشتہ ہفتہ ہی مرتب ہوئی تھی۔ اب ایک اور وزارت مرتب ہو گئی ہے۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ آج ایک فرانسیسی جہاز سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اور نو ملاح ہلاک ہو گئے۔ ایک یونانی جہاز بھی ڈوب گیا۔

دہلی ۲۳ نومبر۔ مہاراجہ نیپال نے آٹھ ہزار نیپالی سپاہی حکومت ہند کو پیش کئے ہیں۔ جو جنگ کے دوران میں ہندوستان میں قیام امن کی غرض سے تعینات رہیں گے۔

رنگون ۲۳ نومبر۔ حکومت برما نے اس افواہ کی تردید کر دی ہے۔ کہ خلیج بنگال میں ایک جرمن جہاز لڑ رہا ہے۔ اور اس نے دو ہندوستانی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

سٹاک ہالم ۲۳ نومبر۔ جرمنی کے وزیر خارجہ ہیر فان ربن ٹراپ کو سوویٹ گورنمنٹ نے "لینن کراس" کا اعزازی تمغہ عطا کیا ہے۔

دہلی ۲۳ نومبر۔ حکومت ہند کی آمد و خرچ کے اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ اگر جنگ نہ چھڑتی تو بجٹ کے تخمینہ سے کہیں زیادہ بچت ہوتی۔ اب بھی چھ ماہ کے عرصہ میں ۴۸ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی ہے ستمبر کے آخر تک کل آمد ۴۴ کروڑ ۵۳ لاکھ اور کل خرچ ۴۳ کروڑ ۷۹ لاکھ ہوا ہے۔ فائننس ڈیپارٹمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے مرکزی حکومت کے اخراجات میں ۴۲ لاکھ روپیہ ماہوار کا اضافہ ہو گیا ہے۔

دہلی ۲۳ نومبر۔ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی گفت و شنید شروع ہونے والی ہے۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ پارلیمنٹ کا موجودہ سیشن ختم ہو گیا ہے۔ اور آئندہ سہ شنبہ کو شروع ہو گا۔ آج ملک معظم کا ایک پیغام پڑھا گیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ اتحادیوں کی جد و جہد بالآخر کامیاب ہو گی

لاہور ۲۳ نومبر۔ سر ہنری کریک گورنر پنجاب نے ہندوستان میں اپنی ملازمت کے چالیس سال آج پورے کر لئے۔ اس تقریب پر آپ نے گورنمنٹ ہاؤس میں ایک شاندار گارڈن پارٹی دی۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ چینی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل چیانگ کائی شیک پھر چین کے وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ وزیر مال جو آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ نائب وزیر اعظم مقرر کئے گئے ہیں۔

الہ آباد ۲۳ نومبر۔ جناب صدر کانگرس نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ سرگرم جد و جہد اب تک اس وجہ سے شروع نہیں کی گئی کہ فی الحال ہمارے مقابل پر کوئی نہیں فوجی بھرتی اور چندہ کی فراہمی کے لئے گورنمنٹ بھی کوئی سرگرمی ظاہر نہیں کر رہی اس وقت کانگرس کے مقابل پر کوئی دشمن نہیں۔ اور ہم خواہ مخواہ کی چھیڑ چھاڑ پسند نہیں کرتے

میلہ ننکانہ صاحب ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورونانک کے یوم ولادت کے میلہ کے سلسلہ میں جو ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہو گا۔ ۱۷ نومبر سے لے کر ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک سو اہم سٹیشنوں سے ننکانہ صاحب تک تیسرے درجہ کے ارزاں واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ جن سٹیشنوں سے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ ان کے نام گورمکھی اور اردو کے ان مختلف پوسٹروں اور ہینڈ بلوں میں درج کئے گئے ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے نے شائع کئے ہیں۔ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے یہ واپسی ٹکٹ ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہو سکیں گے

تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی